السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صدیقہ کا نکاح صحاح ستہ وغیرہ کتب میں درج ہے کہ سات سال کی عمر میں نکاح ہوا اور 9 سال کی عمر میں رخصتی ہوئی اس پر غیر مسلموں کو بھی اعتراضات ہیں کیا یہ صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے ۔

(ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوجہا وہی بنت ست وادخلت علیہ وہی بنت تسع ومکثت عندہ تسعاً» صحیح البخاری کتاب النکاح باب انکاح الرجل ولدہ الصغار (5133) (باب انکاح الرجل ولدہ الصغار»

یعنی "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح بعمر چھ سال ہوا اور نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو سال رہیں ۔

اب اس نص صریح کے بعد کسی بھی حیل وحجت کی گنجائش باقی نہیں رہنی چاہیے ۔ جہاں تک معترضین کا اعتراض ہے کہ اتنی کم عمر میں نکاح کیسے ممکن ہے ؟ جواباً گزارش ہے کہ دین اسلام نے عمر کے اعتبار سے نکاح پر کوئی پابندی عائد نہیں کی نص قرآنی سے یہ بات ثابت ہے کہ صغر سنی میں بھی نکاح ہو سکتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

وَالّٰـٔى لَم يَحِضنَ ﴿٤﴾... سورة الطلاق

اور جن عورتوں کو ابھی حیض نہیں آنے لگا ۔ (ان کی عدت بھی تین ماہ ہے ۔"

امام بخاری رحمة اللہ علیہ مشار الیہ باب کے تحت فرماتے ہیں ۔

«فجعل عدتہا ثلاثة اشہر قبل البلوغ»

یعنی "اللہ عزوجل نے قبل از بلوغت عورت کی عدت تین ماہ مقرر فرمائی ہے ۔

اس سے استمتاع کا جواز مترشح ہے ۔ پھر واقعاتی طور پر یہ بات ہے کہ نو دس سال کا بچہ بالغ ہو سکتا ہے چنانچہ حدیث میں ہے ۔

(وفرقوا بینہم فی المضاجع» (سنن ابی داؤد باب متی یامر الغلام بالصلواة»

یعنی "بچے دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کے بستر جدا کر دو ۔

ان الفاظ کی تشریح میں علامہ مناوی فتح القدیر شرح الجامع الصغیر میں رقمطراز ہیں ۔

(ای فرقوا بین اولادکم فی مضاجعہم التی ینامون فیہا اذا بلغوا عشر سنین حذرا من غوائل الشہوة وان کن اخوات» (بحوالہ عون المعبود ١/١٨٥»

یعنی "دس سال کی عمر میں بچوں کی خواب گاہوں کو علیحدہ کر دو ۔ اس خدشہ سے کہ کہیں مبادیات شہوت کا اظہار نہ ہو اگر چہ بہنیں ہی کیوں نہ ہو ۔

اور صحیح بخاری کے باب ''بلوغ الصبیان وشہادتہم'' کے تحت ترجمة الباب میں ہے ۔

«وقال مغیرہ : احتلمت وانا ابن ثنتی عشرة سنة وقال الحسن بن صالح : ادرکت جارة لنا جدة بنت احدی وعشرین سنة»

یعنی مغیرہ بن مقسم ضبی کوفی نے کہا ۔ میں بارہ سال کی عمر میں بالغ ہو گیا تھا اور حسن بن صالح بن حی ہمدانی فقیہ کوفی نے کہا ۔ میں نے اپنے پڑوس میں ایک جدہ (نانی) کو پایا جس کی عمر اکیس سال تھی ۔"

"المجالسة دینوری میں ہے ۔ واقل اوقات الحمل تسع سنین "کم از کم حمل کی عمر نو سال ہے ۔

اسی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے 21 سال کی جدہ (نانی) دیکھی ہے ۔ نو سال مکمل ہونے پر اسے حیض آیا اور دس سال مکمل ہونے پر بچی پیدا ہوئی ۔ اور اس کی بیٹی کا معاملہ بھی اسی طرح ہوا نیز یہ بات بھی مشہور ہے کہ عبد اللہ بن عمرو باپ بیٹے کی عمر کا تفادت بارہ سال کا تھا ۔ (فتح الباری 5/277)

اور صنعانی نے تیرہ سال ذکر کئے ہیں ۔ (سبل السلام 1/45) فقیہ ابن رشد فرماتے ہیں ۔

(فانہم اتفقوا علی انہ یحرم من کل امراۃ بالغ وغیر بالغ» (ہدایۃ المجتہد ۳۹/۲»

سب کا اتفاق ہے کہ بالغ اور نا بالغ عورت کے دودھ سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے ۔ "جملہ نصوص ذکر کرنے سے مقصود یہ کہ قرائن و شواہد اس بات پر دال ہیں کہ نو دس سال کی عمر میں بچہ بالغ ہو سکتا ہے ممکن ہے نو سال" رخصتی کی عمر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی بالغہ ہوں بصورت دیگر پھر بھی شریعت میں انعقاد نکاح کا جواز موجود ہے ۔ کما تقدم لہذا! تعجب واستغراب کی چنداں ضرورت نہیں (وَاللَّهُ يَهدي مَن يَشاءُ إِلىٰ صِراطٍ مُستَقيمٍ وہو الہادي الی الصواب)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص849

محدث فتویٰ